مضمون: التصوف **درجہ: عالیہ دوم** **سالانہ**

حصہ اول: معروضی کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's)

سوال نمبر	جواب	آپشن	سوال نمبر	جواب	آپشن
1.	طلب علم	الف	14.	2	ب
2.	اخلاص، صبر، شکر کو بجالانا	د	15.	فُعْلٌ	ب
3.	4	ج	16.	2	ج
4.	خاطر خیر	ب	17.	الف اور ب دونوں	د
5.	بھیڑیئے	ج	18.	ان میں سے کوئی نہیں	د
6.	شیطان کی جانب سے	ب	19.	حضرت عمر بن عبد العزیز علیہ الرحمۃ	ج
7.	ثلاثۃ	ب	20.	بدل	الف
8.	تکبر و حسد	الف	21.	اربعون	ب
9.	3	د	22.	ابدال کے	ب
10.	تقوی	ج	23.	30	ب
11.	3	الف	24.	ابن العربی کا	الف
12.	3	د	25.	4	ب
13.	3	الف	26.		

حصہ انشائیہ: مختصر سوالات (Short Questions)

سوال نمبر	جواب	سوال نمبر	جواب
1.	علم عبادت سے اولی ہے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: خبر دار کیا میں تمہاری اہل شرف جنتیوں کی طرف رہنمائی نہ کروں! صحابہ کرام نے عرض کی، جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمائی: وہ میری امت کے علماء ہیں۔	11.	قطب کو قطب اس لیے کہتے ہیں کیونکہ یہ تمام مقامات واحوال کا جامع ہوتا ہے اور تمام چیزیں اسی پر گردش کرتی ہیں، یعنی: یہ مرد قلندر تمام لوگوں کا مرکز ہوتا ہے۔
2.	علم کا نفع بندے کی اسکی طرف شدت حاجت، اس پر امر عبادت کی بنا ہونے اور خاص طور پر علم توحید اور علم سر کی وجہ سے۔	12.	اس عبارت میں نقباء اور نجباء کے بارے میں ابن عربی کا قول ذکر ہے۔ ان کے مطابق نقباء نویں فلک کے علم کا احاطہ کیے ہوئے ہیں، جبکہ نجباء آٹھویں کا۔
3.	دو وجوہ سے ضروری ہے: پہلی اس وجہ سے تاکہ طالب کو طاعت کی توفیق ملے۔ دوسری اس وجہ سے کہ توبہ تجھ پر لازم ہے تاکہ تیری عبادت قبول ہو جائے۔	13.	نقباء کی تعداد 12 ہوتی ہے۔ نجباء کی تعداد 8 ہوتی ہے۔
4.	جی ہاں! گناہوں پر مصر شخص نیکیوں پر قادر ہوتا ہے۔	14.	وہ وتد جو قلب آدم پر ہے اسے رکن شامی، جو قلب ابراہیم پر ہے اسے رکن عراقی، جو قلب عیسی پر ہے اسے یمانی، اور جو قلب محمد ﷺ پر ہے اسے رکن حجر الاسود کہتے ہیں۔

.5	"بر ودةالشيءعلی قلب الزاهد". زاہد کے دل پر کسی شے کا ٹھنڈک والا ہونا، زہد غیر اختیاری یا غیر مقدوری ہے۔	.15	شام میں 22 اور عراق میں 18 ہوتے ہیں۔
.6	اللہ تعالی انسان کے دل پر ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے جو اسے بھلائی کی طرف بلاتا ہے، اسے ملہم کہتے ہیں اور اس دعوت کو الہام کہتے ہیں۔	.16	قطب ہر زمانے کا اکمل الخلق ہوتا ہے، بلد حرام اور بیت حرام اسکے جسم اور قلب کی مثل ہیں۔
.7	ہر وہ شے کو چھوڑ دینا کہ جس میں دین میں نقصان کا اندیشہ ہو۔ اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ احکامات کو بجالانے اور ممنوعات سے بچنے کا نام تقوی ہے	.17	یہ سب کچھ ان دل پر نازل ہونے والی بلاؤں کے سبب ہوتا ہے، اگر نازل ہونیوالی بلائیں لوگوں پر تقسیم نہ کی جائیں تو جس پر بلا نازل ہوگی تباہ و برباد کر کے رکھ دے گی۔
.8	رب تعالی فیصلہ فرماتا ہے یہ ربوبیت ہے اور بندہ اس پر راضی ہو جاتا ہے، یہ عبودیت ہے۔ اور جب رب تعالی فیصلہ فرمائے لیکن بندہ راضی نہ ہو تو ربوبیت و عبودیت کہاں !	.18	بعض اولیاء کے افعال ظاہر کرنے کی حکمت یہ ہے کہ ان کی اطاعت کی جائے
.9	حدیث مبارکہ میں ہے: کہ جب حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر انکے والد کی وجہ سے عتاب کیا جانے لگا کہ ان کے والد نے ان کے لیے دنیا میں کچھ نہیں چھوڑا، تو انہوں نے کہا: میں اپنی اولاد کے لیے سورۃ الواقعۃ چھوڑی ہے۔	.19	تین اوصاف ہیں: اللہ کی رضا اللہ تعالی کے محارم پر صبر باری تعالی کے لیے غضب کرنے والا ہو
.10	پہلا اصول: بلاشبہ بندے کے عمل کی قدر و قیمت اس وقت ہوتی ہے جب اللہ عزوجل اس سے راضی ہو کر اسے قبول فرمالے ورنہ اس کی مثال اس مزدور کی سی ہوگی جو سارا دن دوہے، درہموں کے لیے کام کرتا ہے اور اس چوکیدار کی طرح ہوگی جو دو پیسوں کے لیے تمام رات جاگ کر گزار دیتا ہے یونہی کار مگر اور مختلف پیشوں سے وابستہ افراد دن رات کام کی بہنا کرتے ہیں اور ان کا صلہ گنتی کے چند روپے ہوتا ہے تو اگر تم اپنے عمل کو اللہ عزوجل کی طرف پھیر دو اور صرف ایک ہی دن کا روزہ رکھو تو تمہارے اجر کے متعلق ارشاد ہوتا ہے: صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا۔	.20	ہر زمانے میں میری امت میں 500 بہترین لوگ موجود ہونگے اور 40 ابدال موجود ہونگے، نہ 500 سے کوئی عدد کم ہوگا اور نہ ہی 40 سے، جب بھی ان میں سے کوئی وفات پا جائے گا تو باری تعالی اور بہترین لوگ ان میں شامل کر کے انہیں 500 اور اسی طرح ابدال کو 40 کر دے گا۔ تو صحابہ نے عرض کی ہمیں انکے اعمال کے بارے میں بتائیں، تو ارشاد فرمایا: جو ان پر ظلم کرے گا انہیں معاف کریں گے، جو ان کے ساتھ برائی کرے گا اسکے ساتھ حسن سلوک کریں گے، اور جو کچھ اللہ نے انکو دیا ہے اس میں خوش رہتے ہیں۔

طویل سوالات (Long Questions)

سوال نمبر	جواب
.1	دو وجہوں سے ضروری ہے: 1: مخلوق عبادت اللہ سے غافل کر دیتی ہے، اس پر قیاس کرتے ہوئے بعض سے روایت کیا گیا ہے کہ ایک بزرگ رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: میں کچھ لوگوں کے میں پاس سے گزرا جو تیر اندازی کا مقابلہ کر رہے تھے اور ایک شخص ان سے دور الگ تھلگ بیٹھا تھا، میں نے پاس جا کر اس سے بات کرنا چاہی تو اس نے کہا: تم سے بات کرنے کے بجائے مجھے اللہ عزوجل کا ذکر کرنا زیادہ پسند ہے۔ میں نے کہا: تم اکیلے ہو۔ اس نے کہا: میرے ساتھ میرا رب تعالی اور میرے دو فرشتے ہیں۔ میں نے پوچھا: ان تیر اندازوں میں کون جیتے گا؟ اس نے کہا: اللہ عزوجل جس کی مغفرت فرمادے۔ میں نے پوچھا: راستہ کہاں ہے؟ اس نے ہاتھ سے آسمان کی جانب اشارہ کیا اور مجھے چھوڑ کر کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا: الہی! تیری اکثر مخلوق تجھ سے غافل کرتی ہے۔ 2: دوسری بات جو لوگوں سے دور رہنے کا تقاضا کرتی ہے وہ یہ ہے اگر اللہ عزوجل کی رحمت تمہارے شامل حال نہ رہی تو لوگ تمہاری عبادت کے فائدے کو خراب

	اور ضائع کر دیں گے۔ اس طرح کہ ان کے سبب تم ریاکاری و بناوٹ میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ حضرت سیدنا یحیی بن معاذ رضہ اللہ تعالی علیہ نے سچ ہی فرمایا کہ لوگوں کا دیکھنا ریاکاری کی چٹائی ہے۔
.2	اخلاص کی دو قسمیں ہیں: :1 اخلاص العمل اخلاص عمل تقرب الی اللہ، تعظیم امر، اجابۃ الدعوۃ اور اعتقاد صحیح پر ابھارنے کے لیے ہوتا ہے۔ اور اس اخلاص کی نفاق ہے۔ :2 اخلاص طلب الاجر یہ اخلاص عمل خیر کے ذریعے اجر کی طلب کے لیے ہوتا ہے۔
.3	روي عن ابن المبارك رحمه الله عن رجل (3) أنه قال لمعاذ: حدثني حديثاً من رسول الله صلى الله عليه وسلم، حفظته وذكرته في كل يوم من شدته ودقته، قال: نعم، ثم بكى بكاء طويلاً، ثم قال: واشوقاه إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم وإلى لقائه، ثم قال: بينا أنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم إذ ركب وأردفني، ثم سرنا فرفع بصره إلى السماء وقال: «الحمد لله الذي يقضي في خلقه ما يشاء، يا معاذ قلت: لبيك يا سيد المرسلين. وأحدثك. قال: بحديث، إن أنت حفظته.. نفعك، وإن ضيعته.. القطعت حجتك عند الله عز وجل، يا معاذ، إن الله تعالى خلق سبعة أملاك قبل أن يخلق السماوات والأرض، لكل سماء ملك، وجعل على كل باب من أبواب السماوات ملكا بواباً على قدر الباب وجلالتهصعد الحفظة بعمل العبد وله نور وشعاع كالشمس، حتى إذا بلغ السّماء الدنيا والحفظة تستكثر عمله وتزكيه؛ فإذا انتهى إلى الباب.. قال الملك للحفظة: أضربوا بهذا العمل وجة صاحبه، أنا صاحب الغيبة، أمرني ربي أدع عمل من يغتاب الناس يتجاوزني إلى غيري ثم تجيء الحفظة عمل صالح له نور، تستكثره الحفظة من الغد معهم وتزكيه، حتى إذا أنتهوا به إلى السماء الثانية.. قال الملك: قفوا وأضربوا بهذا العمل وجة صاحبه؛ فإنه أراد به عرض الدنيا، وأمرني ربي ألا أدع عمله بنجاوزني إلى غيري، فتلعنه الملائكة حتى يمسي. وتصعد الحفظة بعمل العبد مبتهجاًبه، فيه صدقة وصيام وكثير من البر، نستكثره الحفظة وتزكيه، فإذا أنتهوا به إلى السماء الثالثة.. قال الملك البواب: قوا وأضربوا بهذا العمل وجة صاحبه، أنا الملك صاحب الكبر، أمرني ربي الأأدع عمله يتجاوزني إلى غيري؛ إنه كان يتكبر على الناس في مجالسهم وتصعد الحفظة بعمل العبد وهو يزهر كما تزهر النجوم والكوكب الدري له دوي وتسبيح بصوم وصلاة وحج وعمرة، فإذا أنتهوا به إلى السماء الرابعة.. نال الملك الموكل بها: قفوا وأضربوا بهذا العمل وجه صاحبه، أنا الملك صاحب الإعجاب، أمرني ربي ألا أدع عمله يتجاوزني إلى غيري؛ إنه كان إذا عمل عملا أدخل العجب فيه وتصعد الحفظة بعمل العبد يزف كما تزف العروس إلى أهلها، حتى إذا تهوا إلى السماء الخامسة بذلك العمل الحسن من جهاد وحج، له ضوء كضوء الشمس.. فيقول الملك الموكل: أنا الملك صاحب الحسد، إنه كانيحسنالناس على ما آتاهم الله من فضله، فقد سخط ما رضي الله، أمرني ربي ألأأدع عمله يجاوزني إلى غيري وتصعد الحفظة بعمل العبد بوضوء تام، وصلاة كثيرة، وصيام وحج وعمرة، فيتجاوزون به إلى السماء السادسة، فيقول الملك الموكل بالباب: أنا صاحب الرحمة، أضربوا بهذا العمل وجة صاحبه؛ إنه كان لا يرحم إنسانا أمرني ربي ألا أدع عمله يتجاوزني إلى قط، وإن أصيب عبد.. شمت به، غيريو تصعد الحفظة بعمل العبد؛ بنفقة كثيرة، وصوم وصلاة وحج، واجتهاد وورع، له صوت كصوت الرعد، وضوء كضوء البرق، فإذا أنتهوا به إلى السماء السابعة.. يقول الملك الموكل بالسّماء: أنا صاحب الذكر، إن صاحب هذا العمل أراد به الذكر في المجالس، والرفعة عند القراء، والجاه عند الكبراء، أمرني ربي ألا أدع عمله يجاوزني إلى غيري، وكل عمل لم يكن الله تعالى خالصاً فهو رياء، ولا يقبل الله تعالى عمل المرائي وتصعد الحفظة بعمل العبد؛ من صلاة وزكاة وصيام، وحج وعمرة، وخلق حسن، وصمت وذكر الله تعالى، وتشيعه ملائكة السماوات السبع، حتّى تقطع الحجب كلها إلى الله تعالى، فيقفون بين يدي الرب جل جلاله، ويشهدون بالعمل الصالح المخلص، فيقول الله تعالى: أنتم الحفظة على عمل عبدي، وأنا الرقيب على ما في نفسه، إنه لم يردني بهذا العمل ولا أخلصه أنا أعلم بما أراده بعمله، عليه لعنتي، غر الآدميين وغركم ولم يغرني أنا علام الغيوب، المطلع على ما في القلوب، لا تخفى علي خافية، لا تعزب عني عازبة، علمي بما كان كعلمي بما لم يكن، وعلمي بما مضى علمي بما بقي، وعلمي بالأولين كعلمي بالآخرين، أعلم السر وأخفى، كيف يغرني عبدي بعمله؟! إنما يغر المخلوقين الذين لا يعلمون، وأنا علام يوب، عليه لعنتي، وتقول الملائكة الشبعة والثلاثة الآلاف المشيعون
.4	رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ جب کوئی ابدال فوت ہو جاتا ہے تو باری تعالی اسکی جگہ دوسرے مرد کو اس رتبے پر فائز فرماتا ہے۔ اسی طرح اور حدیث میں یہ الفاظ ہیں کہ "یہ ابدال 40 ہوتے ہیں ان کی تعداد میں نہ تو کمی ہوتی ہے اور نہ ہی زیادتی" ۔ ان میں سے 22 شام میں اور 18 عراق میں ہوتے ہیں۔
.5	اسناد حسن کے ساتھ روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: زمین 40 مردوں سے خالی نہیں ہوتی رحمن کے خلیل کی مثل، انہی کے ساتھ ہی دنیا والوں کو پلایا جاتا ہے اور انہی کے ذریعے دنیا والوں کی مدد کی جاتی ہے، ان میں سے کوئی ایک بھی وفات نہیں پاتا مگر یہ کہ اللہ تعالی اسکی جگہ دوسرے کو ابدال بنا دیتا ہے۔